

## پیش لفظ

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ نماز، تلاوت قرآن اور طواف کعبہ جیسی عبادات کیلئے لازمی شرط ہے، بلکہ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود بھی دین کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود بھی مطلوب ہے۔ قرآن مجید کی آیت:.....

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

”اللہ تو بہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے۔“

اس ارشاد پاک سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی کتنی اہمیت ہے۔

قرآن کی ہدایت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے لباس، جسم اور قلب و روح کو ہر طرح کی گندگیوں سے پاک صاف رکھو۔ قلب و روح کی گندگیوں سے مراد تو کفر و شرک کے باطل عقائد و خیالات اور اخلاقی معائب ہیں اور جسم و لباس کی گندگی سے مراد وہ محسوس نجاستیں ہیں جن سے ہر طبع سلیم کراہت کرتی ہے اور جن کا نجس ہونا محسوس ہے یا جن پر شریعت نے نجس ہونے کا حکم لگایا ہے۔

پس ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ ان احکام کو جانے، یاد کر لے اور ان کے مطابق اپنے ظاہر و باطن کو پاک کرے۔ قلب و روح کو بھی باطل افکار و نظریات اور کفر و شرک کے عقائد سے پاک رکھے اور اپنے جسم، لباس اور دوسری متعلق چیزوں کو بھی ہر طرح کی نجاستوں سے پاک رکھے۔

محمد اکرام غفرلہ، ۱۱ ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۱۴ ستمبر ۲۰۱۶

مدرس! مدرسہ فیض القرآن اوڈھروال ضلع چکوال

## آئینہ کتاب

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
1	پیش لفظ	1
2	طہارت کی حقیقت	2
5	طہارت کی فضیلت و اہمیت	3
9	آداب طہارت	4
16	طہارت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل	5
19	نجاست	6
20	نجاست غلیظہ	7
20	نجاست خفیہ	8
21	نجاست حکمی	9
21	نجاست زائل کرنے کے طریقے	10
22	دھونا	11
22	پونچھنا	12
22	خشک ہو کر اثر کا زائل ہونا	13
23	جلانا	14
23	حقیقت کا بدلنا	15
23	دباغت	16
23	ذبح کرنا	17
23	گھسنا اور رگڑنا	18

## طہارت کی حقیقت

سوال:.....طہارت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:.....ایک سلیم الفطرت اور صحیح المزاج انسان جس کا قلب بہیمت کے سفلی تقاضوں سے مغلوب اور ان میں مشغول نہ ہو، جب وہ کسی نجاست سے آلودہ ہو جاتا ہے یا اس کو پیشاب یا پاخانہ کا سخت تقاضا ہوتا ہے یا وہ جماع وغیرہ سے فارغ ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنے نفس میں ایک خاص قسم کا تکدر و انقباض اور گرانی و بے لطفی اور اپنی طبیعت میں سخت ظلمت کی ایک کیفیت محسوس کرتا ہے۔ پھر جب وہ اس حالت سے نکل جاتا ہے مثلاً پیشاب یا پاخانہ کا جو سخت تقاضا تھا اس سے وہ فارغ ہو جاتا ہے اور اچھی طرح استنجا و طہارت کر لیتا ہے یا اگر وہ جماع سے فارغ ہوا تھا تو غسل کر لیتا ہے اور اچھے صاف ستھرے کپڑے پہن لیتا ہے اور خوشبو لگا لیتا ہے تو نفس کے انقباض و تکدر اور طبیعت کی ظلمت کی وہ کیفیت جاتی رہتی ہے اور اس کی بجائے اپنی طبیعت میں وہ ایک انشراح و انبساط اور سرور و فرحت کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ پس دراصل پہلی کیفیت اور حالت کا نام حدث (ناپاکی) اور دوسری کا نام طہارت (پاکی و پاکیزگی) ہے اور انسانوں میں جن کی فطرت سلیم اور جن کا وجدان صحیح ہے وہ ان دونوں حالتوں اور کیفیتوں کے فرق کو واضح طور پر محسوس کرتے اور اپنی طبیعت و فطرت کے تقاضے سے حدث کی حالت کو ناپسند اور دوسری کو پسند کرتے ہیں۔

اور نفس انسانی کی یہ طہارت کی حالت ملاء اعلیٰ یعنی ملائکہ کی حالت سے بہت مشابہت و مناسبت رکھتی ہے کیونکہ وہ دائمی طور پر بھیمی آلودگیوں سے پاک صاف اور اپنی نورانی کیفیات سے شاداں و فرحاں رہتے ہیں اور اسی لئے حسب امکان طہارت و پاکیزگی کا اہتمام و دوام انسانی روح کو ملکوئی کمال حاصل کرنے کے قابل بنا دیتا ہے اور اس کے برعکس جب آدمی حدث اور ناپاکی کی حالت میں ڈوب رہتا ہے تو اس کو شیاطین سے ایک مناسبت و مشابہت حاصل ہو جاتی ہے اور شیطانی وساوس کی قبولیت کی ایک خاص استعداد اور صلاحیت اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی روح کو ظلمت گھیر لیتی ہے۔



## طہارت کی فضیلت و اہمیت

سوال:.....طہارت کی فضیلت و اہمیت کیا ہے؟

جواب:.....رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود تو طہارت و نظافت کی بے نظیر مثال تھے ہی۔ امت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے طہارت کی انتہائی تاکید فرمائی اور طرح طرح سے اس کی اہمیت واضح فرما کر پاک و صاف رہنے کی ترغیب دی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرمایا:.....

”طہارت آدھا ایمان ہے۔“

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہایت تفصیل و وضاحت کے ساتھ اس کے احکام بتائے۔ پاک ہونے کے طریقے سمجھائے اور خود عمل کر کے سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کا حق ادا کر دیا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

الطهور شطر الايمان .

”طہارت و پاکیزگی جزو ایمان ہے۔“

شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ کہ طہارت و پاکیزگی

ایمان کا خاص جزو اور اس کا اہم شعبہ و حصہ ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ظاہر طہارت کے

بارے میں فرمایا:

ذُمْ عَلَى الْوَضُوءِ يُحِبُّكَ حَافِظًاكَ .

یعنی ”ہمیشہ وضو سے رہو تمہارے دونوں محافظ فرشتے تم سے محبت رکھیں گے۔“

اور باطنی طہارت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود یہ دعا فرمایا کرتے تھے:.....

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ الْبِفَاقِ

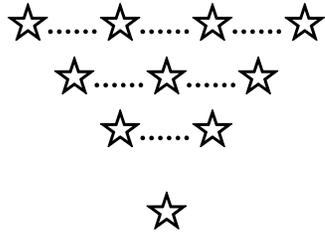
یعنی ”اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک رکھ۔“

شیخ شہاب الدین سہروردی لکھتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آٹھ سال کا تھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

”اے میرے فرزند! اگر تم سے ہو سکے تو ہمیشہ طہارت سے رہو کیونکہ اگر کسی کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ با وضو ہو تو اسے شہادت کا درجہ حاصل ہوگا۔“

حضرت داتا گنج بخش کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ ”ایمان کے بعد طہارت بندے کیلئے فرض ہو جاتی ہے۔ خدا کی بندگی کی راہ کے مقامات طے کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کیلئے طہارت (ہر قسم کی نجاست سے پاکیزگی) ایک لازمی شرط ہے۔“

چغلی خوری جیسی منافقانہ و مفسدانہ عادت سے بچا جائے ورنہ ان دونوں باتوں میں کوتاہی اور بے احتیاطی کا خمیازہ قبر میں بھگتنا ہو گا۔  
اللَّهُمَّ احْفَظْنَا.



رسول اللہ! صَلَّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلَّم کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلَّم نے فرمایا:.....

”جو دو آدمی ان قبروں میں مدفون ہیں ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے یہ عذاب نہیں ہو رہا جس کا معاملہ بہت مشکل ہوتا (یعنی جس سے بچنا بہت دشوار ہوتا بلکہ یہ دونوں ایسے گناہ کی پاداش میں عذاب دیئے جا رہے ہیں جس سے بچنا کچھ زیادہ مشکل نہ تھا) ان میں سے ایک کا گناہ تو یہ تھا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ یا پاک صاف رہنے کی کوشش اور فکر نہیں کرتا تھا اور دوسرے کا گناہ یہ تھا کہ وہ چغلیاں لگاتا پھرا کرتا تھا۔“

پہلے شخص کے عذاب کا سبب آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلَّم نے بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی گندگی سے (اور اسی طرح دوسری ناپاکیوں سے) بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکامات میں سے ہے اور اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی معصیت ہے جس کی سزا آدمی کو قبر میں بھگتنی پڑے گی۔

غرض اس حدیث کا خاص سبق اور اس کی خاص ہدایت یہ ہے کہ پیشاب وغیرہ کی نجاست سے اپنے کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش اور فکر کی جائے اور جسم اور کپڑوں کے پاک صاف رکھنے کا اہتمام کیا جائے اور

## آداب طہارت

سوال:.....طہارت کے آداب کیا ہیں؟

جواب:.....طہارت کے چند آداب درج ذیل ہیں:.....

☆.....سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے برتن میں نہ ڈالئے

کیا معلوم سوتے وقت آپ کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہو۔

☆.....غسل خانے کی زمین پر پیشاب کرنے سے پرہیز کیجئے، بالخصوص

جب غسل خانے کی زمین کچی ہو۔ عبداللہ بن مغفل راوی ہیں آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ واصحابہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے

غسل خانے میں پہلے پیشاب کر لے پھر اس میں وضو یا غسل کرے کیونکہ اکثر

وسو سے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆.....ضروریات سے فراغت کیلئے نہ قبلہ رخ بیٹھئے اور نہ قبلہ کی طرف

پیٹھ کیجئے۔ فراغت کے بعد ڈھیلے اور پانی سے استنجا کیجئے یا صرف پانی سے طہارت

حاصل کیجئے۔ لید، ہڈی یا کونکے وغیرہ سے استنجانہ کیجئے اور استنجنے کے بعد صابن یا

مٹی سے خوب اچھی طرح ہاتھ دھو لیجئے۔

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ! صلی

اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”میں تم لوگوں کیلئے مثل ایک باپ کے

ہوں اپنی اولاد کیلئے (یعنی جس طرح اولاد کی خیر خواہی اور ان کو زندگی کے اصول و

آداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے اسی طرح تمہاری تعلیم و تربیت میرا کام

ہے اسی لئے) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو نہ قبلہ کی

طرف منہ کر کے بیٹھو اور نہ اس کی طرف پشت کر کے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم نے استنجنے میں تین پتھروں کے استعمال کا حکم فرمایا اور استنجنے میں لید

اور ہڈی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا۔

☆.....ندی، نہر کے گھاٹ پر عام راستوں پر اور سایہ دار مقامات پر

قضائے حاجت کیلئے نہ بیٹھئے۔ اس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف بھی ہوگی اور

ادب و تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے لعنت کا سبب بننے والی دو

باتوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کیا باتیں ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:.....

” ایک یہ کہ آدمی لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرے اور

دوسرے یہ کہ ان کے سایہ کی جگہ میں ایسا کرے۔“

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قضائے حاجت

کیلئے باہر جانا ہوتا تو اتنی دور اور ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ کسی کی نظر آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نہ پڑ سکتی تھی۔

☆.....نرم جگہ پیشاب کیجئے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں اور ہمیشہ بیٹھ کر

پیشاب کیجئے۔ ہاں اگر زمین بیٹھنے کے لائق نہ ہو یا کوئی اور واقعی مجبوری ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کر سکتے ہیں لیکن عام حالات میں یہ بڑی گندی بات ہے جس سے سختی کے ساتھ پرہیز کرنا چاہئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پیشاب کا تقاضا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک دیوار کے نیچے نرم اور نشیبی زمین کی طرف آئے اور وہاں پیشاب سے فارغ ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو پیشاب کرنا ہو تو اس کیلئے مناسب جگہ تلاش کرے۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔

☆..... جب پاخانہ ہو تو جو تا پہن کر اور سر کو ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپ کر جائیے اور جاتے وقت یہ دعا پڑھئے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

”خدا یا! تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں سے ان سے جو مذکر ہیں اور ان

سے جو مؤنث ہیں۔“

اور جب پاخانے سے باہر آئیں تو یہ دعا پڑھئے۔

غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي.

”خدا کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی اور مجھے

عافیت بخشی۔“

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قضاے حاجت کے ان مقامات میں خبیث مخلوق شیطین وغیرہ رہتے ہیں پس تم میں سے کوئی جب بیت الخلاء جائے تو چاہئے کہ پہلے یہ دعا کرے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں خبیثوں اور خبیثیوں سے۔

جس طرح ملائکہ کو طہارت و نظافت اور ذکر اللہ اور ذکر اور عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے۔ اسی طرح شیطین جیسی خبیث مخلوق کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ حاجت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء سے باہر آتے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ”غفرانک: اے اللہ! تیری پوری مغفرت کا طالب وسائل ہوں۔“

پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس بشری تقاضے سے فارغ ہوتے اور انسانی فطرت کے مطابق طبیعت ہلکی ہوتی تو اس احساس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ جس طرح تو نے اس گندے فضلے کو میرے جسم سے خارج کر کے میری طبیعت کو ہلکا کر دیا اور مجھے فرحت عطا فرمائی اسی طرح میرے گناہوں کو پوری پوری مغفرت فرما کر میری روح کو پاک و صاف اور گناہوں کے بوجھ سے میری پیٹھ کو ہلکا کر دے۔

جائیے یا گزریئے۔

☆..... بالوں میں تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کا بھی اہتمام کیجئے۔  
داڑھی کے بڑھتے ہوئے اور بے ڈھنگے بالوں کو قینچی سے درست کر لیجئے۔ آنکھوں  
میں سرمہ لگائیے، ناخن ترشوانے اور صاف کرنے کا بھی اہتمام کیجئے سادگی اور  
مناسب اعتدال کے ساتھ مناسب زیب و زینت کا اہتمام کیجئے۔

☆..... چھینکنے وقت منہ پر رومال رکھ لیجئے تاکہ کسی پر چھینٹ نہ پڑے۔  
چھینکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیئے، سننے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور اس کے  
جواب میں یَهْدِیْکُمُ اللّٰہ۔

☆..... خوشبو کا کثرت سے استعمال کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سو کر اٹھنے کے بعد جب ضروریات سے فارغ  
ہوتے تو خوشبو ضرور لگاتے۔

☆.....☆.....☆.....☆

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

☆..... وضو کافی اہتمام کے ساتھ کیجئے اور اگر ہر وقت ممکن نہ ہو تو اکثر  
با وضو رہنے کی کوشش کیجئے۔ جہاں پانی میسر نہ ہو تیمم کر لیا کیجئے۔

☆..... پابندی کے ساتھ مسواک کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے

”کہ اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر وضو میں ان کو

مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے  
جن کے دانت پیلے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا تو  
تاکید فرمائی کہ مسواک کیا کرو۔

☆..... ہفتہ میں ایک بار تو ضرور ہی غسل کیجئے۔ جمعہ کے دن غسل کا

اہتمام کیجئے اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر جمعہ کی نماز میں شرکت کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا امانت کی ادائیگی آدمی کو

جنت میں لے جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم امانت سے کیا مراد ہے۔

”فرمایا ناپاکی سے پاک ہونے کیلئے غسل کرنا۔

پس جب آدمی کو نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کرے۔“

☆..... ناپاکی کی حالت میں نہ مسجد میں جائیے اور نہ مسجد میں

سے گزریئے اور اگر کوئی صورت ممکن ہی نہ ہو تو پھر تیمم کر کے مسجد میں

## طہارت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل

سوال:.....طہارت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرز

عمل کیا تھا؟

جواب:.....صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نہایت طہارت و نظافت

کی زندگی بسر کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طہارت کا اس قدر خیال تھا کہ جب

سے اسلام لائے معمولاً ایک بار روزانہ غسل کرتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناپاکی سے بڑی گھن آتی تھی۔

گناہوں سے اس لئے دور بھاگتے تھے کہ گناہ اندر ہی اندر زہر دوڑاتے اور دل پر

گندگی کی تہہ چڑھاتے ہیں۔ نظر آنے والی نجاستوں سے غفلت کا سوال ہی نہ تھا

۔ طہارت اور پاکی کا اس قدر دھیان تھا کہ کبھی زمین پر پیشاب نہ کیا ہمیشہ اس

کیلئے شیشی استعمال کرتے اور کہتے تھے کہ ”بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب کی

پھینچیں پڑ جاتی تھیں تو اس کو قنچی سے کتر دیتے تھے۔

خدا کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے چاہنے

والے بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا بلال واہ بھی واہ تم ہم سے بھی پہلے

جنت میں جا پہنچے۔ ”جی؟“ کا لے رنگ اور جگمگاتے دل والے بلال حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ بات سن کر حیران رہ گئے۔ سیدنا بلال اسی سوچ میں

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دل نشین آواز سنائی دی۔

”میں کل جنت میں گیا تو وہاں تمہاری جوتیوں کی مخصوص آواز سنائی دی۔

اے بلال! تم کونسا ایسا بھلا کام کرتے ہو جس کا یہ اونچا انعام ہے؟“ خدا کی ذرہ

نوازیوں کے آگے شکر میں ڈوبا ہوا بہترین حبشی انسان بولا، ”یا رسول اللہ! صلی

اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھلا میں کیا کام کرتا ہوں۔ کیا کام کر سکتا ہوں! بس یہ

سمجھنے بے وضو رہتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ جب وضو جاتا رہتا ہے تو تازہ وضو

فوراً کر لیتا ہوں اور جب کرتا ہوں تو دو رکعت نماز شکرانے کی اس لئے پڑھتا ہوں

کہ خدا نے مجھے اپنی رحمت سے پاک و صاف رہنے کی عادت سکھائی۔

حضرت عکرمہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طہارت پسندی کا یہ حال تھا

کہ جس گھر میں کوئی جنبی مرد یا حائضہ عورت ہوتی تھی اس کے اندر نہیں جاتے

تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اگرچہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے

تھے تاہم غسل و طہارت کیلئے گھر میں ایک حمام موجود ہوتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریز ہائے مشک کا استعمال کرتے تھے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزع کا وقت آیا تو نئے کپڑے منگا کر

پہنے اور کہا کہ رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص

جس کپڑے میں مریگا، اسی میں اس کا حشر ہوگا۔

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں کسی وقت کبھی بے وضو نہیں

رہا اور وضو کے آداب کو میں نے کبھی ترک نہیں کیا۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سے مسلمان ہوا ہوں ہر نماز کے وقت با وضو رہتا ہوں۔ (عوارف)

ایک بزرگ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کے چہرہ پر بارہ سال تک زخم رہا وہ اس وجہ سے مندمل نہیں ہوا کہ پانی کا استعمال ان کیلئے مضر تھا اس کے باوجود انہوں نے ہر فرض نماز پر تازہ وضو کرنا نہیں چھوڑا۔ (عوارف)

ایک بزرگ کی آنکھوں میں پانی اتر آیا تو لوگ کثیر رقم خرچ کر کے ایک معالج کو لائے تاکہ وہ علاج کرے۔ معالج نے کہا انہیں کئی دنوں تک وضو چھوڑنے کی ضرورت ہوگی اور انہیں الٹا لیٹنا ہوگا مگر انہوں نے اس کے مشوروں کو نہ مانا اور ترک وضو پر ناپید ہونے کو ترجیح دی۔ (عوارف)

## نجاست

سوال:.....نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....نجاست کی دو قسمیں ہیں:

(۱).....نجاست حقیقی اور (۲).....نجاست حکمی۔

سوال:.....نجاست حقیقی کیا ہے؟

جواب:.....ایسی گندگی جس سے بچنا مسلمان پر ضروری ہو۔

قسم اول.....(۱).....نجاست غلیظہ (۲).....نجاست خفیفہ۔

قسم ثانی:.....(۱) مرئیہ ”ذی جرم“ (۲).....غیر مرئیہ ”غیر جسم دار“

## نجاست غلیظہ:.....

سوال:.....نجاست غلیظہ کیا ہے؟

جواب:.....جس کے نجس ہونے کی دلیل میں شبہ نہ ہو۔

مثال کے طور پر:.....

(۱).....بہتا ہوا خون۔

(۲).....شراب۔

(۳).....حرام جانوروں کا پیشاب و پاخانہ۔

(۴).....خنزیر کا ہر جزء۔

(۵).....حلال جانوروں کا پاخانہ۔

(۶)..... آدمی کا پیشاب، پاخانہ اور منی۔

(۷)..... ان پرندوں کی بیٹ جو ہوا میں نہیں اڑتے۔ (بطخ، مرغی

وغیرہ)

(۸)..... کتے اور چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کا جھوٹا۔

سوال:..... نجاست غلیظہ کا حکم کیا ہے؟

جواب:..... حکم یہ کہ (۱)..... اگر پتلی اور سیال (Liquid) ہو تو ہتھیلی

کے پھیلاؤ کے بقدر معاف ہے (۱۱ انچ قطر)۔

اگر گاڑھی ہو تو وزن میں اندازاً ساڑھے چار ماشہ (۳۵ء ۴۰ گرام) سے کم

معاف ہے۔

نجاست خفیفہ:.....

سوال:..... نجاست خفیفہ کیا ہے

جواب:..... نجس ہونے کی دلیل کے مقابلے میں پاک ہونے کی دلیل

بھی ہو مثال کے طور پر:.....

(۱)..... حلال جانوروں کا پیشاب۔

(۲)..... حرام جانوروں کی بیٹ (حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے)۔

(۳)..... گھوڑے کا پیشاب۔

سوال:..... اس کا حکم کیا ہے؟

جواب:..... کپڑے اور بدن کے جس حصے پر لگے اس کے چوتھائی سے کم

ہو تو معاف ہے۔

نجاست حکمی:.....

سوال:..... نجاست حکمی کیا ہے؟

جواب:..... انسان کا ایسی حالت میں ہونا جس میں نماز و دیگر امور جائز

نہ ہوں مثلاً:.....

(۱)..... حدث اصغر:..... یعنی بے وضو ہونا۔

(۲)..... حدث اکبر:..... یعنی غسل واجب ہونا۔

نجاست زائل کرنے کے طریقے:.....

سوال:..... نجاست زائل کرنے کے طریقے کیا ہیں؟

جواب:..... نجاست زائل کرنے کے طریقے درج ذیل ہیں:.....

(۱)..... دھونا۔

(۲)..... پونچھنا۔

(۳)..... خشک ہو کر اثر کا زائل ہونا۔

(۴)..... جلانا۔

(۵)..... حقیقت کا بدلنا۔

(۶)..... دباغت۔

(۷)..... ذبح کرنا۔

(۸)..... گھسنا اور رگڑنا۔

(۱).....دھونا:

ان اشیاء کی پاکی کے لیے جن میں مسامات ہیں اور تری زیادہ جذب ہوتی ہے جیسے کپڑا وغیرہ۔

ازالہ نجاست تین مرتبہ دھونا بہتر ہے اور تین مرتبہ نچوڑنا ضروری

ہے۔

(۲).....پونچھنا:

ان چیزوں کی پاکی کے لیے جن میں مسام نہیں -

جیسے.....آئینہ، تلوار، چاقو، چھری، زیور۔

غیر منقش:.....اچھی طرح پونچھنا کافی ہے۔

منقش:.....پونچھنا کافی نہیں، دھونا ضروری ہے۔

(۳).....خشک ہو کر اثر کا زائل ہونا:

زمین، اس سے اگنے والی (درخت، گھاس) اور اس سے چسپاں (پتھر

اینٹ اشیاء کی طہارت کے لیے۔

(۴).....جلانا:

نجس چاقو، چھری اور مٹی کے برتن اگر دہمتی آگ میں ڈالے جائیں، اسی

طرح تور بھڑکانے سے پاک ہو جائیں گے، بشرطیکہ نجاست کا اثر نظر نہ آئے۔

(۵).....حقیقت کا بدلنا:

گو بر یا لید کی راکھ اور دھواں، شراب جب سرقہ بن جائے، کوئی جانور

نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔

(۶).....دباغت:

آدمی اور خنزیر کے سواہر، مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو

جاتی ہے۔

(۷).....ذبح کرنا:

آدمی اور خنزیر کے سواہر، جانور کی کھال شرعی ذبح سے پاک ہو

جاتی ہے۔

(۸).....گھسنا اور رگڑنا:

جن چیزوں میں کم مسام ہیں (جیسے چمڑے کے موزے وغیرہ) اگر مرئیہ

سے ناپاک ہو جائیں تو گھسنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

## ماخذ جات

- (۱).....تعلیم لاسلام
- (۲).....مسائل رفعت قاسمی
- (۳).....معارف الحدیث جلد سوم
- (۴).....آداب زندگی
- (۵).....آسان فقہ
- (۶).....اسوہ صحابہ رضی اللہ عنہم
- (۷).....الحسنات نومبر ۷۲
- (۸).....کشف الخجوب
- (۹).....عوارف المعارف

.....☆.....☆.....☆.....